



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مذہب دروز کے متعلق شرعی حکم

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رضی اللہ عنہما سے دروز اور نصیریوں کے متعلق شرعی حکم پوچھا گیا تو انہوں نے مندرجہ ذیل جواب دیا

مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ درزی اور نصیری لوگ کافر ہیں، ان کا ذبیحہ کھانا یا ان کی عورتوں سے نکاح حلال نہیں۔ بلکہ ان سے جزیہ لے کر (اسلامی سلطنت میں) رہنے دینا بھی درست نہیں کیونکہ یہ مرتد ہیں۔ نہ وہ مسلمان ہیں، نہ یہودی اور نہ عیسائی۔ یہ لوگ پانچ نمازوں کی فرضیت کے قائل ہیں نہ رمضان کے روزوں کی فرضیت کے، نہ حج کی فرضیت کے، نہ یہ اللہ کی حرام کردہ اشیاء مثلاً مراد اور شراب وغیرہ کی حرمت کے قائل ہیں۔ ان عقائد کے حامل ہوتے ہوئے یہ زبان سے لا اَلاَہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ کا اقرار بھی کریں، تب بھی کافر ہیں۔ ان عقائد ترک نہ کریں۔ نصیری فرقہ کے لوگ ابو شیبہ محمد بن نصیر کے پیروکار ہیں۔ وہ ان غالی لوگوں میں سے تھا جو علی رضی اللہ عنہما کو اللہ مانتے ہیں۔ اور یہ شعر پڑھتے ہیں۔

أُخِذْنَا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا خَيْرُ زَاةِ الْأَنْزَارِ الْبَطْنِي

وَلَا حِجَابَ عَلَيْنَا مُحَمَّدُ الصَّادِقُ الْأَمِينُ

وَلَا ظِلَّ لَنَا إِلَّا سَلْمَانُ ذُو الْفَوْةِ السَّيْنِي

میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے تجھے سر والے، بڑے پیٹ والے حیدر کے اور اس پر کوئی پردہ نہیں سوائے سچے دیانت دار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے، اور اس تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں سوائے مضبوط طاقت کے۔“

درزی فرقہ خشکین درزی کا پیروکار ہے۔ یہ شخص مصر کے عبیدی قبیلہ کے ایک باطنی حکمران ”الحاکم بامرہ“ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ اس نے اسے وادی تیمم اللہ بن قلعہ کے باشندوں کی طرف بھیجا، اس نے انہیں حکم دیا کہ رب ماننے کی دعوت دی۔ یہ لوگ اسے ”الباری الغلام“ کے نام سے یاد کرتے اور اس کی قسم کھاتے ہیں۔ یہ اسماعیلی فرقہ کی ایک شاخ ہیں، جن کا عقیدہ ہے کہ محمد بن اسماعیل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کر دیا ہے۔ یہ لوگ دوسرے غلو کرنے والے فرقوں سے زیادہ سخت کافر ہیں۔ دنیا کے اڑی ہونے کے قائل ہیں۔ قیامت کے منکر ہیں۔ اسلام کے فرائض و محرمات کے منکر ہیں۔ ان کا تعلق باطنیہ کے فرقہ ”قراطہ“ سے ہے جو یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب سے بھی بڑھ کر کافر ہیں۔ زیادہ سے زیادہ انہیں فلسفی کہا جاسکتا ہے۔ جو ارسطو وغیرہ کے مذہب پر ہیں یا وہ مجوسی ہیں۔ ان کا عقیدہ فلسفیوں اور مجوسیوں کے عقائد کا ملغوبہ ہے۔ نفاق کے طور پر وہ خود کو شیعہ کہتے ہیں۔“

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ہی نے روزے کے بعض فرقوں کی تردید کرتے ہوئے فرمایا

”ان لوگوں کے کفر میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں، بلکہ جو کوئی ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی انہیں جیسا کافر ہے۔ ان کا مقام اہل کتاب والا ہے نہ مشرکین والا بلکہ یہ گمراہ کافر ہیں۔ لہذا ان کا کھانا پینا جائز نہیں، ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنایا جائے اور ان کے مال (غنیمت کے طور پر) لئے جائیں۔ یہ مرتد زندیق ہیں۔ ان کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی بلکہ جہاں ملیں انہیں قتل کیا جائے، ان سے پہرہ یا درہانی کی خدمت نہیں لی جاسکتی۔ ان کے علماء اور (بظاہر) صوفیہ کو بھی قتل کرنا واجب ہے تاکہ وہ دوسروں کو گمراہ نہ کریں۔ ان کے گھروں میں ان کے ساتھ سونا، ان کے ساتھ چلنا، جب ان میں سے کوئی مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ سب حرام ہے۔ مسلمان حکمرانوں کے لئے جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے جوحد اور سزا مقرر کی ہے، اسے نافذ نہ کریں۔ واللہ المستعان وعلیہ التکوان

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

